بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز　　راشد الحق سمیع حقانی

''الحق'' کی چالیسویں جلد کا آغاز

الحمدللہ آج سے ۳۹ سال قبل قلمی وصحافتی اعتبار سے جس بے آب وگیاہ سرزمین (اکوڑہ خٹک) سے بے سروسامانی کے عالم میں ایک نوزائیدہ مجلہ یعنی ماہنامہ ''الحق'' نے جس سفر کا آغاز کیا تھا آج اس کے پورے ۳۹ سال مکمل ہوگئے۔ یہ تقریباً نصف صدی کا قصہ ہونے والا ہے۔ اس طویل ومدید عرصہ میں ہر قسم کے نامساعد حالات بھی پیش آئے اور طوفانِ حوادث کا بھی اسے سامنا کرنا پڑا۔ مگر خدائے قدوس کے فضل وکرم سے یہ شمع حق فروزاں سے فروزاں تر ہوتی گئی۔ اور حق کی روشنی بحر ظلمات کی تاریکیوں کو چیرتی گئی۔ اور کاروان لوح وقلم منزل بہ منزل اپنے ہداف ومقاصد کے مدارج طے کرتا ہوا آج کامیابیوں کے اوج میں داخل ہوگیا ہے۔ اور ہماری یہ حتی المقدور کوشش ہے کہ یہ سلسلہ دعوتِ حق خوب سے خوب تر ہو اور غلبہ اسلام، شریعت مطہرہ کی ترویج، پاکیزہ افکار کی نشوونما، صاف ستھری صحافت کا فروغ، ذہنی وفکری آبیاری اور مظلوموں کی حمایت حسب سابق بتوفیق ایزدی کرتے رہیں۔ اور یہ نحیف آواز آج الحمدللہ تحدیث نعمت کے طور پر اذان حق اور ایک تحریک ومکتب فکر کا روپ دھار چکی ہے۔ ہم اس سفر میں اس کے قارئین اور مقالہ نگار حضرات کے خصوصی طور پر ممنون ومشکور ہیں۔ جن کی توجہات ونگارشات اور تعاون سے یہ طویل سفر طے ہوا اور مستقبل میں ان کی توجہات کے مزید مستحق اور منتظر رہیں گے۔

لکھتے رہے جنوں کی حکایات خونچکاں
ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے
اور ہم پرورش لوح و قلم کرتے رہیں گے
جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے

ملک میں فرقہ وارانہ دہشت گردی کا ذمہ دار کون؟

فرقہ واریت کا عفریت کئی دہائیوں سے ملک وملت کے وجود کو بری طرح جھنجھوڑ رہا ہے اگرچہ اس کے تدارک کے لئے مختلف نوعیت کی کوششیں وقتاً فوقتاً ہوتی رہیں لیکن مخفی قوتوں کو کسی نہ کسی طور پر اس کو زندہ رکھنے میں مصلحت نظر آئی۔ اسی لئے ماضی کی تمام کوششیں پائیدار ثابت نہ ہوسکیں۔

گذشتہ چند ہفتے اہل وطن پر بہت بھاری گزرے۔ پہلے سیالکوٹ کی مسجد زینبیہ میں خودکش دھماکہ کے نتیجے میں درجنوں افراد کو بیدردی کے ساتھ قتل کیا گیا پھر اس کے ردعمل کے طور پر ملتان میں مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی یاد میں منعقدہ جلسہ میں بم دھماکہ ہوا۔ اور اس میں بھی درجنوں افراد ہلاک کردیئے گئے۔ کشت وخون کے ہنگاموں سے پاکستان کا چپہ چپہ لرز رہا ہے۔ مسجدوں کو قبرستانوں میں تبدیل کیا جارہا ہے تو امام بارگاہیں ویراں کی جارہی ہیں۔ فرقہ پرست تنظیموں اور مخفی قوتوں کے درمیان ایک شیطانی کھیل کھیلا جارہا ہے' شومئی قسمت سے اس کی تکمیل کے لئے سب سے پاک' قابل احترام اور مقدس مقامات کو تختہ ستم بنانے کی کوششیں ہورہی ہیں تاکہ مسلمان مقدس مقامات میں جانے سے بھی خوف کھائیں اور گریز کریں۔ افسوس صد افسوس کہ کائنات میں سب سے پُرامن اور پُرسکون مقامات کو بھی ان دہشت گردوں یا مخفی قوتوں نے نہیں بخشا۔ اگرچہ ملک کی اکثریت اس کے تانے بانے ایجنسیوں سے وابستہ کررہی ہے' تاکہ ملک میں افراتفری اور مذہبی انتہاپسندی کا بہانہ بناکر وردی کے ساتھ صدر مملکت مزید چمٹے رہیں اور قوم اور بیرونی دنیا کو یہ باور کرایا جاسکے کہ وردی اندرونی استحکام کے لئے ازحد ضروری ہے۔ اور ان کے خیال میں اگر وردی اتر گئی تو ملک میں طوائف الملوکی کا دور دورہ ہوگا اور امن وسکون غارت ہوجائے گا۔ تو سوال یہ ہے کہ گذشتہ پانچ برس سے بھی وردی اور ملک کی تمام باگ ڈور صدر مشرف کے پاس ہے جو وردی میں ملبوس رہے ہیں تو اس عرصے میں کونسی دہشت گردی یا فرقہ وارانہ سرگرمیوں کو محدود کیا گیا؟ بلکہ اس میں تو روز بروز اضافہ ہی ہوتا گیا۔ اس ناکامی پر تو اقتدار و اختیار چھوڑ دینا چاہیئے تھا۔ یہ کہاں کی منطق ہے کہ ایک حکمران اپنے ملک کے عوام اور رعایا کو نہ تحفظ دے سکے اور خود بھی ہر وقت خوف و دہشت کی زد میں رہے۔ اور بُلٹ پروف گاڑیوں کے کارواں میں فوج کے سائے میں سفر کرتا رہے۔ اور عوام کو یہ باور کراتا رہے کہ میں آپ کا محافظ اور نگہبان ہوں۔ مجھے آپ مزید طاقت اور اختیار دیں تو میں سب کچھ کنٹرول کرلوں گا۔

اس وقت ملک میں خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ گھر گھر سے جنازے اٹھ رہے ہیں آہوں اور سسکیوں کا کربناک موسمِ غم ہے۔ دہشت وخوف کی حکمرانی ہے امن وآشتی اور سکون ملک میں عنقا ہیں۔ لیکن اس کا کوئی پوچھنے والا نہیں۔ ملک نہیں' گویا ایک شہر ناپُرسان ہے جس میں درندے اور دہشت گرد کھلے پھر رہے ہیں۔ اور خدا کی عبادت میں مصروف لوگوں کو بھون رہے ہیں۔ دوسری طرف معزز اور بے گناہ شہریوں' علماء و دیندار لوگوں کو حکومت دھڑا دھڑ پس دیوار زنداں دھکیلے جارہی ہے۔

مٹ جائے گی مخلوق تو انصاف کرو گے
منصف ہو تو اب حشر بپا کیوں نہیں دیتے

اس موقع پر حکومت سے تو کوئی بھی اصلاحِ احوال کی توقع اور امید نہیں کی جاسکتی البتہ شیعہ اور سُنی حضرات

کے مقتدر حلقوں سے یہ دردمندانہ گزارش ہے کہ خدارا اس آگ کو بجھانے کی سنجیدہ اور پُر اثر کوشش کریں کہ اس خونی کھیل میں دونوں مسلکوں کا سراسر نقصان ہے بلکہ عالم اسلام جو اس وقت دشمنوں کی یلغار میں ہے اس کی بھی بدنامی اور جگ ہنسائی ہو رہی ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سب عملی اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کر کے بیرونی طاقتوں، سازشی عناصر اور دشمنانِ اسلام کا اس نازک موقع پر مل کر مقابلہ کریں۔تب ہی ہم اسلام اور اپنے مسالک کے ساتھ مخلص ہوں گے۔ ورنہ دہشت گردی کا عفریت اور دشمنانِ اسلام ہم سب کو نگل جائیں گے۔ورنہ

حادثہ وہ جو ابھی گردشِ افلاک میں ہے
عکس اس کا مرے آئینۂ ادراک میں ہے

حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ کی المناک شہادت

ابھی حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ کا خون خشک بھی نہ ہونے پایا تھا اور نا ہی ابھی درد وغم اور حزن و یاس کی فضا ختم ہوئی تھی کہ ناگہاں ستمگروں نے ایک اور تیر پاکستانی قوم اور امتِ مسلمہ کے مجروح دل میں پیوست کر دیا۔ یہ حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ اور مولانا نذیر احمد تونسویؒ کی شہادت تھی۔ حضرت مفتی صاحبؒ جو اس قافلہ حریت اور کاروان شہادت کے اہم اور پرانے رفیق تھے۔ان کو مرحوم لکھتے ہوئے آج قلم لرز رہا ہے کہ آپ جیسے سراپا عمل پیہم و جہد مسلسل اور اوروں کو زندگی دینے والا آج خود بھی موت کی آغوش میں چلا گیا ہے مولانا جمیل خانؒ ایک شخص کا نام نہیں تھا، بلکہ آپکی ذات میں قدرت نے اتنی صلاحیتیں ودیعت فرمائی تھیں کہ عقل انسانی دنگ اور حیران رہ جاتی ہے۔آپ ختم نبوت کی تحریک کو پاکستان سے اٹھا کر یورپ اور دنیا بھر کے کونے کونے میں متعارف و فعال کر گئے اور اہل مغرب کی گود میں بیٹھے ہوئے مرزائیوں کی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے آپ نے دنیا بھر میں ان کے سدباب کے لئے فکری دعوتی سیاسی اور ہر پہلو اور ہر زاویہ سے ان کے مقابلہ میں ختم نبوت کی تحریک کو پروان چڑھایا اور رائے عامہ کو ہموار کیا۔لندن کی عالمی ختم نبوت کی کانفرنسوں کی روح رواں آپ ہی کی ذات تھی۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی ترویج و ترقی کے لئے آپ کی بے مثال خدمات بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ پھر آپ کا سب سے بڑا کارنامہ اقرار روضۃ الاطفال نامی تعلیمی اداروں اور سکولوں کے جال بچھانے کا ہے۔آپ نے محسوس کیا کہ ملک میں انگلش میڈیم سکولوں اور سیکولرازم کے داعی اداروں اور حکومتی سکولوں میں معمارانِ وطن بچوں کے اذہان کو بری طرح اسلام سے دور رکھنے کی منظم سازش کی جا رہی ہے۔تو آپ نے ابتداً کراچی میں اقراء روضۃ الاطفال کا آغاز کیا جس میں بچوں کو حفظ قرآن کریم کے ساتھ ساتھ عصری علوم وفنون بھی پڑھائے جاتے تھے چونکہ آپ کے ادارے کی بنیاد خلاص وللّٰہیت پر مبنی تھی اس لئے آپ کے ادارے کے بچوں کی تعلیمی قابلیت باقی معاصر تعلیمی اداروں اور سکولوں کے